Fikr-o-Nasar (Islamabad) 13:6 (1975)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نظرات

عید قربان

عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر ہم اپنے ناظرین کو ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی اس عالمگیر سالانہ تقریب پر ادارہ فکر و نظر حج نمبر کا ہدیہ پہلے ہی پیش کر چکا ہے حج سے تین ماہ پہلے حج نمبر پیش کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی تھی تاکہ پاکستانی حجاج کرام اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں اور حج پر روانہ ہونے سے پہلے انہیں حج کے فلسفہ، روح، تاریخ اور احکام سے آگاہی حاصل ہو جائے۔ حج نمبر کی اشاعت پر ناظرین کی طرف سے قدر افزائی اور مبارکبادی کے جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان سے ہماری ہمت افزائی ہوتی ہے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ اس سے بہتر کارکردگی کی توفیق عطا کرے۔

مسلمانوں کی دو سالانہ عیدوں میں سے اس عید کی بعض امتیازی خصوصیات ہیں۔ ویسے ہم نے اپنی اعیاد اور دیگر تقریبات میں جن باتوں کو زیادہ اہمیّت دے رکھی ہے ان کی بنیاد زیادہ تر لذتِ کام و دہن، شکم پروری اور زخارفِ دنیا پر ہوتی ہے جسے انسان کے اعلیٰ ترین مقاصدِ حیات میں جگہ نہیں دی جا سکتی۔ ہماری اس عید کا ایک نام بقر عید بھی ہے یعنی گائے والی عید۔ اس لئے کہ اس عید کی ایک خاص رسم گائے اور دوسرے جانوروں کا ذبح کیا جانا ہے۔ یہ عمل ہم مسلمان عید کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی سرانجام دیتے ہیں۔ اس لئے اس میں کوئی وجہ خصوصیت نہیں۔ اس عید کو عید قربان یا عیدالاضحیٰ بھی کہتے ہیں اور اس کی توجیہ یوں کی جاتی ہے کہ یہ اس "ذبح عظیم" کی یادگار ہے۔ جب ایک ضعیف العمر باپ نے اپنے اکلوتے معصوم بیٹے کو راہِ خدا میں قربان

کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ یہ درست ہے لیکن یادگاریں منانا بذاتِ خود کوئی مطلوب یا مقصود بالذات عمل نہیں۔ اگر اس کے ساتھ کوئی افادی عمل یا حرکی مقصد وابستہ نہ ہو۔ قربانی ایک محمود جذبہ ہے اور زندگی میں قدم قدم پر اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کارخانۂ سود و زیاں میں خون صد ہزار انجم کے بعد کہیں جا کر ایک سحر پیدا ہوتی ہے تو پھر انسان خاص کر مسلمان کے ساتھ اس کی کیا خصوصیت ہوئی۔ مسلمان اس دنیا میں ایک اعلیٰ تر مقصد اور ایک عظیم مشن کے لئے زندہ رہتا ہے۔ اور وہ مشن ہے حق کی سربلندی جو قربانی کے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ قربانی میں اسلام نے جس چیز کو اپنا ہدف قرار دیا ہے وہ جان کی قربانی ہے جس کا مطالبہ حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام سے کیا گیا تھا اس لئے کہ انسانی زندگی میں یہی چیز سب سے قیمتی اور عزیز ہے۔ اس متاعِ عزیز کو راہِ حق میں قربان کرنے کا سلیقہ جس کو آ گیا وہ پھر کوئی چیز عند الطلب قربان کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ اسلام ایک مسلمان کو جس مشن کے لئے تیار کرتا ہے اس میں طرح طرح کی قربانیوں سے سابقہ پڑتا ہے جن میں جان کی قربانی سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ عید الاضحیٰ میں جانور کی قربانی جان کی قربانی کا فقط فدیہ ہے۔ فدیہ کا مطلب یہ ہے کہ سر دست ہم نے اس کا بدل پیش کر کے اپنی جان کو بچا لیا ہے لیکن آئندہ جب کبھی اس کی ضرورت ہوگی اسے قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے اور اس کا مقصد قربانی کے اصل جذبے کو زندہ رکھنا ہے اور اس عہد کی تجدید کرنا ہے کہ ایک مسلمان کا سب کچھ حتیٰ کہ اس کی جان بھی اللہ کے لئے ہے۔ اور جب ضرورت ہوگی ہم اس جان کو بھی اللہ کی راہ میں قربان کر دیں گے۔

بانیٔ پاکستان کا یومِ پیدائش

۲۵ دسمبر کو بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کا یومِ پیدائش ہے۔ قائدِ اعظم ہماری تاریخ کی ایک عظیم شخصیت ہیں اور اس لحاظ سے ممتاز بھی کہ ان کے ہاتھوں تاریخ کے ایک عظیم کام کی تکمیل ہوئی۔ ان کی قیادت میں برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی آزادی و خودمختاری کی آخری جنگ لڑی اور فتح حاصل کی جس کے نتیجے میں وقت کی سب سے بڑی اسلامی مملکت منصۂ شہود پر آئی۔ کسی عظیم شخصیت کا دن منانا

رسم دنیا ہی نہیں اس کے فوائد بھی ہیں بشرطیکہ اس میں شعور کی کارفرمائی ہو اور اس کا مقصد محض ایک روایت کو دُہرانا نہ ہو۔ قائداعظم کے ساتھ ہمارے قومی وجود کا گہرا تعلق ہے اس لئے ان کی یاد کو زندہ رکھنا ہمارا قومی فریضہ ہے۔ قائداعظم کا یوم پیدائش ہو یا یوم وفات ان کی یاد منانے کا بامقصد طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ ان کی زندگی کے سب سے عظیم الشان کارنامے کو اس کے تاریخی پس منظر سمیت یاد رکھا جائے اور ان ذمہ داریوں کو پورا کیا جائے جو اس کی نسبت ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ پاکستان کا قیام ان کی زندگی کا سب سے عظیم کارنامہ ہے۔ پاکستان کو قائم رکھنا، اس کو خوشحال، مستحکم اور مضبوط بنانا ہماری ذمہ داری اور ان کی یاد منانے کا بہترین طریقہ ہے۔

اس وقت پاکستان کو طرح طرح کے خطرات درپیش ہیں، اندرونی بھی اور بیرونی بھی۔ ان خطرات سے پاکستان کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بانیٔ پاکستان کی سوانح حیات کو سامنے رکھا جائے اور ان اصولوں سے رہنمائی حاصل کی جائے جو زندگی میں خود اُن کے پیش نظر رہے۔ قائداعظم کی عملی زندگی کے علاوہ ان کی تقاریر سے اس ضمن میں ہمیں بہت مدد مل سکتی ہے۔ ضرورت ہے کہ قائداعظم کے ایسے اقوال و افعال کو اجاگر کیا جائے جن سے ہمارا قومی شعور بیدار ہو اور ہم متحد ہو کر دشمن قوتوں کا مقابلہ کر سکیں۔ موجودہ حکومت نے آئندہ سال قائداعظم کے صد سالہ جشنِ ولادت کے موقع پر ایسے منصوبوں پر عملدرآمد کا پروگرام بنایا ہے جن سے قائداعظم کی شخصیت کے وہ پہلو نمایاں ہو کر سامنے آئیں جو قومی تعمیر کے کام میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے کا ایک اہم منصوبہ قائداعظم سے متعلق لٹریچر کی اشاعت ہے۔ ابھی تک اس طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی تھی۔ وسیع پیمانے پر اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت سے وہ خلا پُر ہو جائے گا جو قیام پاکستان کے بعد سے لے کر اب تک برابر ہماری قومی زندگی میں موجود رہا ہے۔ موجودہ حکومت کا قومی نقطۂ نظر سے یہ ایک مثبت اور تعمیری کارنامہ ہوگا۔

قومی سیرت کمیٹی کے فیصلے

۲۸ر اکتوبر کو اسلام آباد میں وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا کوثر نیازی کے زیر صدارت قومی سیرت کمیٹی کا پہلا اجلاس ہوا جس میں سیرت النبی صلعم سے متعلق متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ ان فیصلوں کا

مقصد رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ عام کرنا ہے۔ قومی سیرت کمیٹی نے اس سلسلے میں جتنے بھی فیصلے کئے ہیں ان کا ہمارے قومی حلقوں میں خیر مقدم کیا جائے گا۔

کمیٹی نے آئندہ مارچ میں عید میلاد النبیؐ کے موقع پر مختلف ذرائع سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو پروجیکٹ کرنے کا جو پروگرام بنایا ہے وہ بہت خوش آئند اور انتہائی حوصلہ افزا ہے۔ اگر پروگرام کے مطابق ان منصوبوں پر کماحقہ عملدرآمد ہوا تو بجا طور پر امید کی جا سکتی ہے کہ اس کے دور رس نتائج نکلیں گے۔ اس کا اثر نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں پر ہو گا بلکہ عالمِ اسلام اور دنیا کے غیر مسلم معاشرے بھی اس کا اثر قبول کریں گے۔ آج کی پُر آشوب اور مضطرب دنیا میں حقیقی امن و سکون کی نعمت سے بہرہ ور زندگی گزارنے کا اگر کوئی کامل و اکمل نمونہ ہو سکتا ہے تو وہ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ہے۔ یہ کام ہمارے ملک کے بہت سے ادارے، انجمنیں اور مختلف قسم کی تنظیمیں پہلے بھی کرتی رہی ہیں لیکن ان کا کام نتائج کے اعتبار سے نشستند و گفتند و برخاستند سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ ہمارے وزیر مذہبی امور نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس بات پر بطور خاص زور دیا ہے کہ سیرۃ النبیؐ کی تقریبات کو بامقصد اور نتیجہ خیز بنایا جائے گا۔ سیرت کمیٹی نے متعدد ایسے فیصلے بھی کئے ہیں جو انقلابی نوعیت کے ہیں اور جن کی مثال ماضی میں نہیں ملے گی۔ اس سلسلے کا سب سے دلکش اور مفید المثال پروگرام بین الاقوامی سیرت کانگریس کا انعقاد ہے۔ اس مجوزہ کانگریس کی جو تفصیلات ابھی تک منظرِ عام پر آئی ہیں، انہیں دیکھ کر سیرت کمیٹی کے معزز ارکان کی حوصلہ مندی اور اولوالعزمی پر آفریں کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ کانگریس اور کانفرنسوں کا انعقاد عہدِ جدید کے مؤثر اور فعال ذرائع ابلاغ میں سے ایک زبردست ذریعہ ہے۔ اس ذریعے کو سیرت النبی صلعم کی نشر و اشاعت کے لئے استعمال کرنے کی غالباً یہ پہلی مثال ہو گی۔ اس سلسلے کا ایک پروگرام جو دامنِ دل کو کھینچتا ہے وہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سیرۃ النبیؐ کے مستقل شعبوں کا اجراء ہے۔ ہماری نوجوان نسل جس طرح آج فکری انتشار اور خامیٔ کردار کا شکار ہو رہی ہے۔ اس کے انسداد کا اس سے بہتر طریقہ کوئی اور ممکن نہیں کہ انہیں حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کرایا جائے۔

وزیرِاعظم فرانس کا اعترافِ حقیقت

وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دورۂ فرانس (اکتوبر ۷۵ء) کے موقع پر وزیراعظم فرانس مسٹر جیکوئیس شیراک نے ایک سرکاری ضیافت میں پاکستان، پاکستانی زعماء اور اسلام کے بارے میں جن نیک خیالات کا اظہار کیا اس سے ہمارے دلوں میں جذبۂ امتنان و تشکر کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔ یہ خیالات اہلِ فرانس کے اخلاص، سماحتِ قلبی اور صداقت شعاری کے آئینہ دار کہے جا سکتے ہیں۔ مسٹر شیراک نے علامہ اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے علاوہ اسلام کے بارے میں جو الفاظ کہے وہ ایک سچائی کا حقیقت پسندانہ اعتراف ہے۔ انہوں نے کہا "یہ حقیقت ہے کہ اس بدلتی ہوئی غیر یقینی دنیا میں اسلامی اقدار سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔" اسلامی اقدار کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی بنیاد انسانی افکار کی بجائے وحی آسمانی پر ہے۔ انسانی افکار کی طرح ان میں تغیّر و تبدل نہیں ہوتا۔ ان کی ابدیت اور آفاقیت زمان و مکان کے اختلافات سے ماوراء ہے۔ وزیراعظم فرانس کے الفاظ اس کرب کی غمازی کرتے ہیں جس میں مغربی معاشرہ اپنی تمام تر مادی ترقیوں کے باوجود مبتلا اور راہِ نجات کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ مادیت کے غلبہ، خدا سے دُوری اور "خرد کے متغیر نظریات" نے انسانیت کو جس مقام پر پہنچا دیا ہے اب اس کے سوا چارہ نہیں کہ اسلام کی مستقل اقدار کی طرف رجوع کیا جائے۔

ناظرین سے

یہ بات ناظرین کرام نوٹ کر لیں کہ "فکر و نظر" کی تاریخ ترسیل تبدیل کر کے ۲۹ کر دی گئی ہے تاکہ پہلی دوسری تک پرچہ آپ کے پاس پہنچ جائے۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع فوراً دی جائے ۷ تاریخ کے بعد موصول ہونے والی شکایت پر ہم توجہ نہیں دے سکیں گے۔

(سرکولیشن منیجر)